از عدالت عظمیٰ

متیو اللہ شیخ

بنام

ریاست مغربی بنگال

(کے سبّا راؤ، کے سی داس گپتا اور راگھو بر دیال جے ۔جے ۔)

مجرمانہ قانون-قتل اصل میں انجام نہیں دیا گیا- دفعہ 449 کے تحت سزا ممکن ہے-" کرنے کے لیے"، یعنی دفعہ 34 کے ساتھ دفعہ 307 کے تحت چارج، اگر قانون میں پائیدار ہے- انڈین پینل کوٹ، 1860 (1860 کا ایکٹ 45) دفعات۔ ,34 307,449.

اپیل گزاروں پر الزام لگایا گیا تھا کہ وہ ایک ای کے گھر میں اسے قتل کرنے کے مشترکہ ارادے سے داخل ہوئے تھے۔اپیل گزاروں میں سے ایک نے (e) خنجر سے زخمی کر دیا جبکہ دیگر تین نے اسے پکڑ لیا۔(e) کی چوٹ مہلک ثابت نہیں ہوئی۔سیشن جج نے انہیں دفعات کے تحت مجرم قرار دیا۔449 اور تعزیرات ہند کی دفعہ 34 کے ساتھ 307، جسے اپیل پر ہائی کورٹ نے برقرار رکھا۔سٹیفکیٹ کے ذریعے اپیل پر، یہ دلیل دی گئی کہ اس کے تحت کوئی سزا نہیں ہوسکتی

تعزیرات ہند کی دفعہ 449 جب تک کہ حقیقت میں قتل کا ارتکاب نہ کیا گیا ہو؛ اور یہ کہ تعزیرات ہند کی دفعہ 34 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 307 کے تحت الزام قانون

میں پائیدار نہیں تھا۔

:ان میں سے کسی بھی تنازعہ میں کوئی چیز نہیں تھی۔

کسی عمل کو" کسی جرم کے ارتکاب کے لیے "انجام دیا گیا کہا جا سکتا ہے حالانکہ جرم مکمل نہیں ہو سکتا۔ الفاظ" کرنے کے لیے "استعمال کیے گئے ہیں۔ 449 آئی پی سی کا مطلب ہے "کے مقصد کے ساتھ"۔ مقصد اصل میں پورا ہوا یا نہیں، یہ بالکل غیر متعلقہ ہے۔

ایک بار جب یہ فیصلہ ہو جاتا ہے کہ یہ عمل بہت سے افراد کے ذریعہ سب کے مشترکہ ارادے کو آگے بڑھانے کے لیے کیا جاتا ہے، تو قانونی حیثیت جس کے نتیجے میں ہر شخص کو پورے مجرمانہ فعل کا ارتکاب کرنے کے لیے ٹھہرایا جائے گا۔

مجرمانہ اپیل کا عدالتی فیصلہ: فوجداری اپیل۔ 1961 کا نمبر 111۔

1961 کی فوجداری اپیل نمبر 269 میں کلکتہ ہائی کورٹ کے 2 مارچ 1961 کے فیصلے اور حکم سے اپیل۔

این۔ مکھرجی، اپیل گزاروں کے لیے۔

جواب دہندہ کے لیے پی کے بوس کے لیے پی کے چکرورتی۔

3 مارچ 1964۔ عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

داس گپتا .J - اپیل گزاروں پر ایڈیشنل سیشن جج، بیر بھوم نے دفعہ 449۔ 34\307 انڈین پینل کوڈ کے تحت الزامات پر مقدمہ چلایا۔ استغاثہ کا مقدمہ یہ تھا کہ 14 نومبر 1950 کی رات جب حاجی ابرار علی اپنی جھونپڑی کے برآمدے پر سو رہے تھے تو یہ اپیل کنندگان وہاں آئے اور جب ان میں سے ایک عبدل اودود نے اپنے گھٹنوں کو دبایا اور اکرم اور حبیب اللہ نے اس کے سینے اور ہاتھوں کو دبایا تو متیو اللہ نے تلوار سے اس کی گردن پر چوٹ پہنچائی۔ ایبرار علی جاگ گیا اور اسی وقت اٹھ کر پکڑتے ہوئے چیخنے لگا۔ دیگر تین حملہ آور فرار ہو گئے۔ اس واقعے کی اطلاع ایبرار علی نے تھانے میں درج کرائی جسے بعد

میں علاج کے لیے رام پور ہاٹ ہسپتال بھیج دیا گیا۔استغاثہ کی طرف سے یہ الزام لگایا گیا ہے کہ یہ چار اپیل کنندگان ابرار علی کے گھر میں اسے قتل کرنے کے مشترکہ ارادے سے داخل ہوئے، اور اس مشترکہ ارادے کو آگے بڑھاتے ہوئے، متیو اللہ نے اسے تلوار سے زخمی کر دیا جبکہ دیگر تین افراد نے اسے پکڑ لیا۔

خوش قسمتی سے ابرار علی کو لگنے والی چوٹ مہلک ثابت نہیں ہوئی۔

جیوری نے دونوں الزامات پر تمام اپیل گزاروں کے خلاف جرم کا متفقہ فیصلہ واپس کر دیا۔فاضل جج نے اس فیصلے کو قبول کر لیا، اور ان سب کو دفعات کے تحت مجرم قرار دیا۔دفعہ 449 اور 307 کو تعزیرات ہند کی دفعہ 34 کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔انہوں نے اپیل کنندہ متیو اللہ کو دفعہ 34\307 کے تحت چار سال کی سخت قید اور تعزیرات ہند کی دفعہ 449 کے تحت دو سال کی سخت قید کی سزا سنائی۔انہوں نے دیگر تین اپیل گزاروں کو تعزیرات ہند کی دفعہ 34\307 کے تحت تین سال اور تعزیرات ہند کی دفعہ 449 کے تحت دو سال کی سخت قید کی سزا سنائی۔چاروں نے کلکتہ کی ہائی کورٹ میں اپیل کی۔لیکن، اپیل کو مختصر طور پر مسترد کر دیا گیا۔تاہم ہائی کورٹ کے بنچ نے اپیل گزاروں کو ایک سرٹیفکیٹ دیا کہ یہ آئین کے آرٹیکل 134 (1) (سی) کے تحت اس عدالت میں اپیل کے لیے موزوں کیس ہے۔اس سرٹیفکیٹ کی بنیاد پر اس اپیل کو ترجیح دی گئی ہے۔

اپیل گزاروں کی جانب سے ہمارے سامنے دو نکات پر زور دیا گیا ہے۔پہلا یہ ہے کہ تعزیرات ہند کی دفعہ 449 کے تحت اس وقت تک کوئی سزا نہیں ہو سکتی جب تک کہ واقعی قتل کا ارتکاب نہ کیا گیا ہو۔دوسرا یہ ہے کہ تعزیرات ہند کی دفعہ 34 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 307 کے تحت الزام قانون میں پائیدار نہیں ہے۔ہماری رائے میں، ان میں سے کسی بھی تنازعہ میں کوئی چیز نہیں ہے۔

تعزیرات ہند کی دفعہ 449 میں کہا گیا ہے کہ جو کوئی بھی موت کی سزا کے قابل

کسی جرم کے ارتکاب کے لیے گھر میں غیر قانونی دراندازی کا ارتکاب کرے گا، اسے عمر قید یا دس سال سے زیادہ کی مدت کے لیے سخت قید کی سزا دی جائے گی، اور وہ جرمانے کا بھی ذمہ دار ہوگا۔ مسٹر مکھر جی، جو اپیل گزاروں کی جانب سے ہمارے سامنے پیش ہوئے، نے دلیل دی کہ جب تک قتل کو کم نہیں کیا گیا ہے، یہ کہنا ممکن نہیں ہے کہ کسی گھر میں بے قاعدگی کا ارتکاب سزائے موت کے قابل جرم کے ارتکاب کے لیے کیا گیا تھا۔ معروف وکیل کے مطابق، اس حقیقت سے کہ گھر میں دراندازی کا مقصد قتل کرنا تھا، یہ پیش گوئی کرنا درست نہیں ہے کہ گھر میں دراندازی کا ارتکاب کیا گیا تھا

دراندازی کے جرم کے ارتکاب کو قابل سزا بناتا ہے اگر اس کا ارتکاب کسی جرم کے ارتکاب کے لیے کیا جاتا ہے جس کی سزا قید ہے۔ دفعہ 454 سزا کے قابل بناتی ہے، چھپے ہوئے گھر میں غیر قانونی طور پر گھسنا یا گھر توڑنا، اگر اس کا ارتکاب کسی جرم کے ارتکاب کے لیے کیا جاتا ہے جس کی سزا قید ہے۔ دفعہ 457 میں رات کے وقت چھپے ہوئے گھر میں دراندازی کرنے یا رات کے وقت گھر توڑنے کی سزا تجویز کی گئی ہے، اگر اس کا ارتکاب کیا گیا ہے، تاکہ قید کی سزا کے قابل کسی بھی جرم کا ارتکاب کیا جا سکے۔
یہ بات بھی قابل غور ہے کہ گھر میں دراندازی، کسی بھی چیز کے علاوہ، تعزیرات ہند کی دفعہ 448 کے تحت قابل سزا قرار دی گئی ہے، جس کی سزا ایک سال تک قید، یا ایک ہزار روپے تک جرمانہ، یا دونوں ہو سکتی ہے۔
جہاں دوسرے جرائم کے ارتکاب کے لیے گھر میں غیر قانونی دراندازی کا ارتکاب کیا جاتا ہے وہاں زیادہ سزا تجویز کی جاتی ہے۔ دفعات کا معائنہ۔ ,449, 450 454 ,451 اور 457 سے پتہ چلتا ہے کہ مقررہ سزا کو جرم کی نوعیت کے مطابق درجہ بند کیا گیا ہے "تاکہ "جس گھر میں تجاوزات کا ارتکاب کیا گیا ہے۔ یہ بالکل واضح ہے کہ گھر میں دراندازی کے لیے یہ سزائیں اس سوال سے بالکل آزادانہ طور پر مقرر کی گئی ہیں کہ آیا

وہ جرم جس کے لیے گھر میں دراندازی کی گئی تھی اصل میں انجام دیا گیا ہے یا نہیں۔ ہماری رائے میں، اس میں کوئی شک نہیں ہوسکتا کہ " کرنے کے لیے" الفاظ کا استعمال " کے مقصد کے ساتھ " کے معنی میں کیا گیا ہے اگر گھر میں غیر قانونی دراندازی کا مقصد سزائے موت کے قابل جرم کا ارتکاب ہے تو گھر میں غیر قانونی دراندازی تعزیرات ہند کی دفعہ 449 کے تحت قابل سزا ہو جاتی ہے۔ اگر گھر کی خلاف ورزی کا ارتکاب کرنے کا مقصد عمر قید کی سزا کے قابل جرم کا ارتکاب ہے تو گھر کی خلاف ورزی تعزیرات ہند کی دفعہ 450 کے تحت قابل سزا ہے۔ اسی طرح، دفعات۔ 454 ,451 اور 457 کا اطلاق اس صورت میں ہوگا اگر ان دفعات میں بتائے گئے جرم کے مقصد سے گھر میں غیر قانونی طور پر گھسنا یا گھر میں غیر قانونی طور پر گھسنا، یا گھر میں رات کو غیر قانونی طور پر گھسنا یا گھر توڑنا انجام دیا جاتا ہے۔ ان معاملات میں مقصد اصل میں پورا ہوا یا نہیں یہ بالکل غیر متعلقہ ہے۔ لہذا ہمارا نتیجہ یہ ہے کہ یہ حقیقت کہ قتل اصل میں نہیں کیا گیا تھا، تعزیرات ہند کی دفعہ 449 کے اطلاق کو متاثر نہیں کرے گا۔

دوسری دلیل کہ تعزیرات ہند کی دفعہ 34 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 307 کے تحت کوئی الزام قانون میں پائیدار نہیں ہے، ایسا لگتا ہے کہ تعزیرات ہند کی دفعہ 34 کی دفعات کے اثر کو غلط طریقے سے پڑھا گیا ہے۔ تعزیرات ہند کی دفعہ 307 اس طرح چلتی ہے:

" جو کوئی بھی اس ارادے یا جان بوجھ کر کوئی کام کرتا ہے اور ایسے حالات میں کہ اگر اس نے اس عمل سے موت کا سبب بنا تو وہ قتل کا مجرم ہوگا، اسے کسی بھی وضاحت کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی مدت دس سال تک ہوسکتی ہے، اور جرمانے کا بھی ذمہ دار ہوگا؛ اور اگر اس طرح کے عمل سے کسی شخص کو چوٹ پہنچتی ہے تو مجرم یا تو عمر قید، یا ایسی سزا کا ذمہ دار ہوگا جس کا یہاں پہلے ذکر کیا گیا ہے:

مسٹر مکھر جی کے مطابق، اس سیکشن کے ذریعے جس چیز کو قابل سزا بنایا گیا ہے وہ

کسی شخص کا انفرادی عمل ہے جب اس فرد کا کوئی خاص ارادہ یا علم ہوتا ہے جس کا حوالہ سیکشن میں دیا گیا ہے اور اس لیے، جہاں یہ عمل متعدد افراد مشترکہ طور پر کرتے ہیں تو اس کا کوئی اطلاق نہیں ہو سکتا۔ یہ دلیل اس قانونی موقف کو نظر انداز کرتی ہے کہ متعدد افراد کی طرف سے کیا گیا عمل ان حالات میں ہوگا جن کا ذکر کیا گیا ہے۔ دفعہ 34 ہندوستانی تعزیرات ہند کی دفعہ کو ان افراد میں سے ہر ایک فرد کا عمل قرار دیا جائے۔

دفعہ 34 اس طرح یہ ہے:۔

"جب کوئی مجرمانہ فعل کئی افراد کے ذریعے کیا جاتا ہے، تو سب کے مشترکہ ارادے کو آگے بڑھاتے ہوئے، ایسے افراد میں سے ہر ایک اس عمل کے لیے اسی طرح ذمہ دار ہوتا ہے جیسے کہ یہ اس نے اکیلے کیا ہو۔"

بہت سے معاملات میں یہ فیصلہ کرنا مشکل ہو سکتا ہے کہ آیا زیر بحث مجرمانہ فعل کئی افراد نے سب کے مشترکہ ارادے کو آگے بڑھانے کے لیے کیا ہے۔ لیکن، ایک بار جب یہ فیصلہ ہو جاتا ہے کہ یہ عمل بہت سے افراد کے ذریعہ سب کے مشترکہ ارادے کو آگے بڑھانے کے لیے کیا جاتا ہے، تو اس کے نتیجے میں جو قانونی حیثیت پیدا ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ ہر شخص کو پورے مجرمانہ فعل کا ارتکاب کرنے والا ٹھہرایا جائے گا۔ اس طرح، موجودہ معاملے میں، جب یہ پایا جاتا ہے کہ چاروں اپیل گزاروں نے حاجی ابرار علی کو قتل کرنے کے ان سب کے مشترکہ ارادے کو آگے بڑھانے کے لیے ان پر حملہ کیا اور ان میں سے کچھ نے اسے نیچے پکڑ لیا جبکہ ایک نے اس پر تلوار استعمال کی، تو چاروں میں سے ہر ایک نے ابرار علی کو نیچے پکڑنے اور تلوار لگانے کا پورا عمل انجام دیا۔ اگر متیو اللہ نے خود ابرار علی کو پکڑ کر تلوار سے مارا ہوتا، اس کی موت کا سبب بننے کے ارادے سے اور چوٹ واقعتاً اس کی موت کا سبب بنی ہوتی، تو وہ قتل کا مجرم ہوتا، سوائے کچھ خاص حالات کے، جیسا کہ ان میں ذکر کیا گیا ہے۔ دفعہ 300 انڈین پینل کوڈ۔ اس عمل کے نتیجے میں موت نہیں ہوتی، تو

وہ قتل کا مجرم ہوتا، سوائے کچھ خاص حالات کے، جیسا کہ ان میں ذکر کیا گیا ہے۔دفعہ 300 انڈین پینل کوڈ۔اس عمل کے نتیجے میں موت نہیں ہوئی۔لہذا، وہ تعزیرات ہند کی دفعہ 307 کے تحت قابل سزا ہو جاتا ہے۔صورت حال کسی طرح سے مختلف نہیں ہے جب متیو اللہ اکیلے کام نہیں کر رہا ہے لیکن وہ اور کئی دیگر ابرار علی کو قتل کرنے کے ان سب کے مشترکہ ارادے کو آگے بڑھانے کے لیے مشترکہ طور پر کام کر رہے ہیں۔ چھری کا استعمال نہ کرنے والے دیگر تین افراد میں سے ہر ایک کو قانونی طور پر یہ سمجھا جانا چاہیے کہ اس نے چھری کا استعمال کرنے کا یہ عمل کیا ہے اور اس لیے ان میں سے ہر ایک ابرار علی کو گردن پر چھری سے زخمی کرنے کے لیے تعزیرات ہند کی دفعہ 307 کے تحت قابل سزا ہو جاتا ہے گویا کہ یہ عمل اکیلے ہی کیا گیا ہو۔اس دلیل کو کہ تعزیرات ہند کی دفعہ 34 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 307 کے تحت الزام قانون میں پائیدار نہیں ہے، اس لیے اسے مسترد کیا جانا چاہیے۔

نتیجے میں اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اسے مسترد کر دیا جاتا ہے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2024.04.02 15:04
I attest to the accuracy and integrity of this document